نفلی نماز کے احکام و مسائل

ابواُمامہ نوید احمد بشار........مدرس جامعہ علوم اثریہ جہلم

مومن کی عبادت کا مقصد قربِ خداوندی ہے، کتنا خوش نصیب ہے وہ..... جسے قرب الٰہی نصیب ہو جائے، ایسا شخص دُنیا وآخرت میں سرخرو ہو جاتا ہے، دُنیاوی رفعتیں، عزتیں اور بلندیاں اس کا مقدر ٹھہرتی ہیں، آخرت میں جنت کی نعمتیں اس کی منتظر ہیں، روزِ محشر اور عذاب قبر کی سختیوں سے محفوظ رہے گا، یوم حساب جہنم سے آزادی کا پروانہ اور جنت میں داخلے کا اجازت نامہ ہاتھ میں تھما دیا جائے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنا لیتے ہیں، مخلوق خدا بھی اس سے محبت کرنے لگتی ہے۔

دنیا میں کتنے ہی ایسے بدنصیب دندناتے پھر رہے ہیں، جنہیں بادشاہوں، وزیروں اور دیگر صاحبِ مقام لوگوں کے قرب پر ناز ہوتا ہے، اس جھوٹی، عارضی اور بے وفا شان وشوکت پر اُتراتے ہیں، لوگوں پر اس کی بہ دولت فخر کرتے ہیں، تکبر کی چادر اوڑھ لیتے ہیں، جاہل لوگ بھی ان سے مانوس ہو جاتے ہیں۔ لیکن اہل ایمان! تصور میں جا کر سوچیں، محبت الٰہی میں ڈوب کر غور کریں کہ اس بندے کی شان ومنزلت کے کیا کہنے.....؟ جسے بادشاہوں کے بادشاہ کا قرب حاصل ہو جائے، مالکِ عرض و سما اپنا محبوب بنا لے۔

اُمت کے لیے حریص اور خیر خواہ ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ نے کچھ ایسے زینوں کا تذکرہ کیا ہے، جو قرب الٰہی کی منزل تک پہنچنے کے لیے مددگار ثابت ہو سکتے ہیں، ان میں ایک اہم زینہ نفلی نماز ہے، نبی کریم ﷺ خود بھی اس کا بہت اہتمام فرمایا کرتے، رات کو لمبا ترین قیام کرتے، دن کے مختلف حصوں میں اسے بجالاتے، صحابہ کرام کو اس کی ترغیب دلاتے، اہل خانہ کی اس بارے میں رہنمائی فرماتے، سلف صالحین نے بھی اپنے توشۂ آخرت میں نفلی نماز کا بڑا حصہ شامل کیا۔

دن رات کے مختلف اوقات میں نبی کریم ﷺ کی نفلی نمازیں ہمارے لیے ''مسنون نفلی نمازوں'' کا درجہ رکھتی ہیں۔ نفلی نماز ہی کے بارے میں آنے والی سطور میں چند گزارشات کی جا رہی ہیں۔

گھر میں نوافل ادا کرنا

مَردوں کے لئے گھر میں نوافل ادا کرنا مسجد کی بہ نسبت زیادہ بہتر ہے، نبی کریم ﷺ نے اپنے قول وعمل سے اس کی خوب ترغیب دلائی ہے۔ اس میں سب سے بڑی حکمت اور فائدہ یہ ہے کہ یہ سنت رسول ہے جو کہ اللہ رب العٰلمین کی رضا کا باعث ہے، نیز گھروں میں خیر وبرکت نازل ہوتی ہے، گھر آباد وشاد رہتے ہیں۔ شر اور شیطانی اثرات ختم ہو جاتے ہیں، گھر میں سنتوں اور دیگر نوافل کی ادائیگی اندرونی اور بیرونی نقصانات اور پریشانیوں کے مداوا کے لیے اَکسیر ہیں، گھر سکون کا باعث ہوتے ہیں، کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو اس سکون سے محروم ہیں، وہ اس نعمت کو حاصل کرنے کے لیے چوکوں، چوراہوں، پارکوں اور بازاروں کا رُخ کرتے ہیں، اگر گھروں کو عبادت الٰہی سے آباد رکھا جائے تو یقیناً وہ آسودگی اور عافیت کی آماجگاہیں بن جائیں گے، نیز گھروں کو ایسی چیزوں سے پاک رکھنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی کا باعث بنیں، نیز ایسا کرنے میں ریاکاری اور دکھاوے کے احتمالات بہت کم رہ جاتے ہیں۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: 'مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ،'' جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور جس میں ذکر الٰہی نہ کیا جائے، دونوں کی مثال زندہ اور مردہ کی مانند ہے۔'' (صحیح مسلم:779)

1. سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ، فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا'' جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں (فرض) نماز ادا کرے تو وہ اس کا کچھ حصہ (نوافل) گھر میں بھی ادا کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر وبرکت نازل فرمائے گا۔'' (صحیح مسلم:778)

2. سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ'' اے لوگو! اپنے گھروں میں (نفل) نماز ادا کیا کرو، بلاشبہ فرض نماز کے علاوہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔''

(صحیح البخاری:731، صحیح مسلم:781)

صحیح مسلم (۷۸۱) کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: 'فَعَلَیْکُمْ بِالصَّلَاةِ فِی بُیُوتِکُمْ، فَإِنَّ خَیْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِی بَیْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَکْتُوبَةَ'' اپنے گھروں میں نماز ضرور ادا کیا کرو، بلاشبہ فرض نماز کے علاوہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا سب سے بہتر ہے۔''

3 سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اجْعَلُوا فِی بُیُوتِکُمْ مِنْ صَلَاتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا'' اپنی نمازوں کا کچھ حصہ گھروں میں ادا کیا کرو اور انہیں قبرستان مت بناؤ۔''

(صحیح البخاری:432، صحیح مسلم:777)

4 سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: صَلَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی مَسْجِدِ بَنِی عَبْدِ الْأَشْهَلِ الْمَغْرِبَ، فَقَامَ نَاسٌ یَتَنَفَّلُونَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: عَلَیْکُمْ بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ فِی الْبُیُوتِ'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اشہل کی مسجد میں نمازِ مغرب ادا کی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان لوگوں کو نفل نماز پڑھتے دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (نوافل وغیرہ) تو گھروں کی نماز ہے۔''

(سنن أبی داؤد:1300، سنن النسائی:1600، سنن الترمذی:604، وسندہٗ حسنٌ)

5 اس روایت کا ایک شاہد سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے آتا ہے، بیان کرتے ہیں: 'أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ فِی مَسْجِدِنَا فَلَمَّا سَلَّمَ مِنْهَا قَالَ: ارْکَعُوا هَاتَیْنِ الرَّکْعَتَیْنِ فِی بُیُوتِکُمْ لِلسُّبْحَةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ'' ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہماری مسجد میں مغرب کی نماز پڑھائی، سلام پھیرنے کے بعد مغرب کے بعد والی دو سنتوں کے بارے میں فرمایا: یہ دو رکعتیں اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔'' (مسند الامام احمد 427/5، وسندہٗ حسنٌ)

6 عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ تَطَوُّعِهِ؟ فَقَالَتْ: کَانَ یُصَلِّی فِی بَیْتِی قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا، ثُمَّ یَخْرُجُ فَیُصَلِّی بِالنَّاسِ، ثُمَّ یَدْخُلُ فَیُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ، وَکَانَ یُصَلِّی بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ یَدْخُلُ فَیُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ، وَیُصَلِّی بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ، وَیَدْخُلُ بَیْتِی فَیُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ، وَکَانَ یُصَلِّی مِنَ اللَّیْلِ تِسْعَ رَکَعَاتٍ فِیهِنَّ الْوِتْرُ، وَکَانَ یُصَلِّی لَیْلًا طَوِیلًا قَائِمًا، وَلَیْلًا طَوِیلًا قَاعِدًا، وَکَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَکَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَکَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَکَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَکْعَتَیْنِ'' میں نے سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ ﷺ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعات ادا فرماتے ، پھر نکلتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے ، گھر واپس آ کر دو رکعتیں ادا فرماتے اور آپ ﷺ مغرب کی نماز پڑھاتے ، واپس آ کر دو رکعتیں ادا فرماتے ، آپ ﷺ عشا کی نماز پڑھاتے ، گھر واپس آ کر دو رکعتیں ادا فرماتے ، آپ رات کو وتر سمیت نو رکعات پڑھتے ، آپ ﷺ رات کا لمبا حصہ کھڑے ہو کر قیام فرماتے اور لمبا حصہ بیٹھ کر قیام فرماتے ، جب آپ قرأت کھڑے ہو کر کرتے ، تو رکوع و سجود بھی کھڑے ہو کر ہی کرتے اور جب قرات بیٹھ کر کرتے تو رکوع و سجود بھی بیٹھ کر کرتے ، جب فجر طلوع ہوتی ، تو دو رکعتیں ادا فرماتے ۔'' (صحیح مسلم:730)

7 سیدنا عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ''سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا أَفْضَلُ؟ الصَّلَاةُ فِي بَيْتِي أَوِ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: أَلَا تَرَى إِلٰى بَيْتِي؟ مَا أَقْرَبَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَأَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً'' ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں نماز ادا کرنا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میرا گھر نہیں دیکھ رہے کہ وہ مسجد سے کتنا قریب ہے؟ فرض نماز کے علاوہ مجھے مسجد میں نماز پڑھنے سے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ پسند ہے۔''

(سنن ابن ماجة:1378؛ شمائل الترمذی:298؛ مسند الامام احمد:342/4؛ وسندهٗ حسنٌ)

اسی پر سلف صالحین صحابہ کرام اور تابعین عظام کا عمل ہے۔

نوافل دو دو رکعتیں ادا کرنا

دن کو نفل نماز دو دو رکعتیں کر کے پڑھنا مستحب ہے، البتہ رات کی نفلی نماز دو دو رکعتیں ہی ہیں، دلائل ملاحظہ ہوں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى'' ''رات اور دن کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔''

(مسند الامام احمد:51,26/2، سنن أبي داوٗد:1295، وسندهٗ حسنٌ)

معرفۃ علوم الحدیث لابی عبداللہ الحاکم (ص:۵۸) میں اس کا ایک شاہد بھی آتا ہے۔ سیدنا عبداللہ

بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: 'صَلاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى يُرِيْدُ بِهِ التَّطَوُّ عَ'' رات اور دن کی نفل نماز دو دو رکعتیں ہیں۔'' (السنن الكبرىٰ للبيهقي 2/487، وسندهٗ حسنٌ)

دن کی نفلی نماز بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو دو رکعتیں ہی ثابت ہیں، البتہ صحابہ کرام سے چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔

1 سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے: ''اِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا ، لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلامٍ ، ثُمَّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ أَرْبَعًا'' ''آپ رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے، جمعہ کے بعد دو رکعتیں اور پھر چار رکعتیں ادا کرتے۔''

(شرح معاني الآثار للطحاوي:1/335، وسندهٗ صحيحٌ)

2 عبداللہ بن عون رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''سَأَلْتُ نَافِعًا عَنِ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ؟ فَقَالَ: أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّي أَرْبَعًا فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدٍ ، فَقَالَ: أَلَيْسَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ؟ اِحْفَظْ'' ''میں نے نافع رحمہ اللہ سے دن کی نفلی نماز کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: میں تو چار رکعات پڑھتا ہوں، میں نے یہ بات محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: کیا امام نافع رحمہ اللہ دو رکعتیں نہیں پڑھتے تھے؟ اس مسئلہ کو یاد کرلو۔''

(مصنف ابن أبي شيبة:2/273، وسندهٗ صحيحٌ)

3 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ''كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِلَى الْفَجْرِ، إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ'' ''نماز عشا جسے لوگ ''عتمہ'' کہتے ہیں اور فجر کی نماز کے درمیان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعت ادا کیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر دو رکعت کے درمیان سلام پھیرتے اور ایک وتر ادا کیا کرتے تھے۔'' (صحيح مسلم:736)

لہٰذا جو لوگ رات کی نفلی نماز چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنے کے قائل ہیں، ان کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں۔

نفلی نماز بیٹھ کر ادا کرنا

اس پر اجماع ہے کہ کھڑے ہونے کی قدرت وطاقت کے باوجود بیٹھ کر نوافل ادا کرنا جائز ودرست

ہے، جیسا کہ حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ’’وَھُوَ اِجْمَاعُ الْعُلَمَاءِ‘‘ اس کے جواز پر علما کا اجماع ہے۔‘‘ (شرح صحیح مسلم:15/6) البتہ اس پر اجر وثواب آدھا ہو جاتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صَلَاۃُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاۃِ ’’بیٹھ کر نفلی نماز پڑھنے والے کو آدھا ثواب ملتا ہے۔‘‘ (صحیح مسلم:735)

ہاں! خوب یاد رہے کہ عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نوافل پڑھنے پر پورا ثواب ہی ملے گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ’’لَا تَدَعْ قِیَامَ اللَّیْلِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَدَعُہُ وَکَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ کَسِلَ صَلَّی قَاعِدًا‘‘ ’’نماز تہجد مت چھوڑ، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسے نہیں چھوڑتے تھے، آپ جب بیمار یا تھکے ہوتے، تو بیٹھ کر پڑھ لیتے تھے۔‘‘

(مسند الامام احمد:249/6، سنن أبی داوٗد:1307، مسند الطیالسی:1519، وسندہٗ صحیح)

کتاب وسنت کے دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے نوافل کی چار صورتیں بنتی ہیں۔

1. کھڑے ہو کر نفل ادا کرے اور رکوع بھی کھڑے ہو کر ہی کرے۔
2. بیٹھ کر نفل ادا کرے اور رکوع بھی بیٹھے بیٹھے کرے۔
3. بیٹھ کر نفل ادا کرے، البتہ قرأت ختم ہوتے ہی کھڑے ہو کر رکوع کرے۔
4. بیٹھ کر نفل ادا کرے، البتہ کچھ قرأت بیٹھ کر اور کچھ کھڑے ہو کر کرے (یعنی دوران قرات کھڑا ہو جائے پھر قرأت مکمل کرنے کے بعد) کھڑے کھڑے رکوع کرے۔

فرض نماز کے بعد نوافل کس جگہ ادا کرے؟

جہاں فرض نماز ادا کی ہے، اسی جگہ سنتیں ادا ہو سکتی ہیں، البتہ جگہ بدل لے تو بھی درست ہے۔

جگہ تبدیل کرنے کے دلائل:

1. سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ’’فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذٰلِکَ، أَنْ لَا تُوصَلَ صَلَاۃٌ بِصَلَاۃٍ حَتّٰی نَتَکَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ‘‘ ’’نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم بات چیت کرنے یا (مسجد سے) باہر نکلنے سے پہلے ایک نماز کے ساتھ دوسری نماز نہ ملائیں۔‘‘

(صحیح مسلم:883)

2. سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے: "يَتَقَدَّمُ أَوْ يَتَأَخَّرُ" آپ رضی اللہ عنہ (سنتیں) نماز والی جگہ سے آگے بڑھ کر یا پیچھے ہٹ کر ادا کرتے تھے۔" (مصنف ابن أبي شيبة:207/2، وسندهٗ صحيحٌ)

3. امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "لاَ يَتَطَوَّعُ حَتّٰى يَنْهَزَ خُطْوَةً ، أَوْ خُطْوَتَيْنِ" "سنتیں پڑھتے وقت ایک یا دو قدم آگے پیچھے ہو جائے۔" (مصنف ابن أبي شيبة 208/2، وسندهٗ صحيحٌ)

4. ہشام بن عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے: "كَانَ أَبِي إِذَا صَلَّى الْمَكْتُوبَةَ نَكَّبَ عَنْ مَكَانِهِ فَسَبَّحَ" "جب میرے والد فرض نماز پڑھ لیتے تو اُس جگہ سے تھوڑا ہٹ کر سنتیں ادا کرتے۔"

(مصنف ابن أبي شيبة 208/2، وسندهٗ صحيحٌ)

فرضوں والی جگہ پر سنتیں ادا کرنے کے دلائل

1. نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے: "كَانَ ابْنُ عُمَرَ: يُصَلِّي فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الفَرِيضَةَ" "سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سنتیں اسی جگہ ادا کرتے تھے، جہاں فرض نماز پڑھتے تھے۔" (صحيح البخاري:848)

2. عبیداللہ بن عمر رحمہ اللہ سے روایت ہے: "رَأَيْتُ الْقَاسِمَ ، وَسَالِمًا يُصَلِّيَانِ الْفَرِيضَةَ ، ثُمَّ يَتَطَوَّعَانِ فِي مَكَانِهِمَا" "میں نے قاسم رحمہ اللہ اور سالم رحمہ اللہ کو دیکھا، انہوں نے فرض نماز ادا کی پھر اسی جگہ سنتیں پڑھیں۔" (مصنف ابن أبي شيبة:208/2، وسندهٗ صحيحٌ)

3. مطر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو فرض والی جگہ پر ہی سنتیں پڑھ لیتا ہے؟ تو فرمایا: "لاَ بَأْسَ بِهِ" "اس میں کوئی حرج نہیں۔"

(مصنف ابن أبي شيبة 208/2، وسندهٗ صحيحٌ)

تنبیہ:

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے بارے میں مروی ہے: "إِنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لِلإِمَامِ أَنْ يَتَطَوَّعَ فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْفَرِيضَةَ" "وہ امام کے لیے اس بات کو ناپسند کیا کرتے تھے کہ وہ فرض نماز والی جگہ سنتیں پڑھے۔" (مصنف ابن أبي شيبة:208/2، وسندهٗ صحيحٌ)

یہ قول بے دلیل ہے۔ کراہت دلیل شرعی سے ثابت ہوتی ہے، لہٰذا یہ قول ناقابلِ التفات ہے۔

اس بارے میں ساری کی ساری مرفوع احادیث ضعیف اور غیر ثابت ہیں۔

سلف صالحین کے عمل سے ثابت ہوا کہ دونوں صورتیں جائز ہیں، فرضوں والی جگہ پر بھی سنتیں ادا کی جاسکتی ہیں اور اس جگہ سے ہٹ کر بھی جائز ہیں۔

فرض نماز کے متصل بعد سنتیں ادا کرنا

فرض نماز کے متصل بعد بغیر کلام کیے فوراً اُٹھ کر سنتیں وغیرہ پڑھنے پر شریعت ناپسندیدگی کا اظہار کرتی ہے۔ عمر بن عطاء بن ابی الخواز رحمہ اللہ سے روایت ہے: 'اِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ، أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: نَعَمْ، صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي، فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ، فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ، إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ، فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ، أَنْ لَا تُوصَلَ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ'' ''نافع بن جبیر رحمہ اللہ نے انہیں نمر کے بھانجے امام سائب رحمہ اللہ کے پاس سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی نماز کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا تو امام سائب رحمہ اللہ نے جواب دیا: ہاں! میں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں ''مقصورہ'' میں جمعہ کی نماز پڑھی ہے، جب امام نے سلام پھیر لیا تو میں نے اُسی جگہ کھڑے ہو کر نماز (سنت) ادا کر لی۔ جب وہ آئے تو انہوں نے مجھے بلا کر کہا: تم نے جو کچھ کیا ہے دوبارہ نہ کرنا، جب تم جمعہ کی نماز ادا کر لو تو بات چیت کرنے یا اس جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے سے پہلے (سنت) نماز ادا نہ کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم بات چیت کرنے یا (مسجد سے) باہر نکلنے سے پہلے ایک نماز کے ساتھ دوسری نماز نہ ملائیں۔'' (صحيح مسلم:883)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''وَالسُّنَّةُ أَنْ يُفْصَلَ بَيْنَ الْفَرْضِ وَالنَّفْلِ فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا بِقِيَامٍ أَوْ كَلَامٍ'' ''سنت یہ ہے کہ نماز جمعہ یا دوسری فرض اور نفل نماز کے درمیان اُٹھ کر یا باتوں کے ذریعے فاصلہ کر لیا جائے۔''

(الفتاویٰ المصرية ص:79)